احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 5 اگست 2004ء

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 5 اگست 2004ء 18 جمادی الثانی 1425 ہجری - 5 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 174

جنتی تاجر

حضرت رفاعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اے تاجروں کے گروہ سنو! قیامت کے دن تاجر گنہگاروں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور نیکی پر قائم رہیں اور سچ بولیں۔

(جامع ترمذی کتاب البیوع باب فی التجار حدیث نمبر:1131)

برطانیہ کے 38ویں جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

حضرت مسیح موعود کی بیعت کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو

تقویٰ۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی تکبر، وعدہ خلافی اور بدظنی سے بچنے کے بارے میں زریں نصائح

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جولائی 2004ء اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں تقویٰ اللہ اختیار کرنے حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی، صلح کروانے، وعدہ خلافی، تکبر اور بدظنی سے بچنے کے بارے میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگلش، جرمن، عربی، فرنچ اور بنگالی زبان میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے کہ ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس شعر کا دوسرا مصرع الہامی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اے مسیح موعود کی جماعت تم جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا اور بیعت کی ہے تو یاد رکھو کہ تمہارا یہ دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو گے۔ اگر تقویٰ نہیں تو یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ تقویٰ کے بغیر یہ درخت جڑوں کے بغیر ہے جس کی جڑوں کو بیماریوں نے کھوکھلا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی جماعت کو اس دور میں نمونہ بنایا ہے جماعت کی طرف وہی منسوب ہوں گے جن کی تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی کامل اطاعت اور عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق یعنی معاشرہ کے حقوق بجالانے بھی ضروری ہیں۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے چند احکامات الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ کے حضور جھکے رہنے اور معاشرہ کی تکالیف پر صبر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اللہ کی مدد صابرین کے ساتھ ہوتی ہے بشرطیکہ وہ صبر کے ساتھ نیکیاں بجالانے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو ہمیشہ اللہ کے حضور جھکے رہنا چاہئے اور کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

معاشرے کی بعض برائیاں جو امن کو تباہ کر دیتی ہیں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ معاشرہ کی ایک بہت بڑی برائی بدظنی ہے جس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ سخت جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آپس کے لڑائی جھگڑے کی بنیاد بدظنی ہوتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔

معاشرہ میں امن قائم رکھنے کے لئے ایک اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ اگر دو بھائیوں میں ناراضگی ہو جائے تو صلح کروا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ اگر وہ آپس میں ناراض ہو جائیں تو صلح کروا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو صلح کرواتا ہے اور بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔

تقویٰ سے دور لے جانے والی ایک بیماری فخر اور تکبر ہے دولت اور پیسے بڑائی کا باعث نہیں بلکہ نیکیاں بڑائی کا باعث ہوتی ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تکبر کو سخت ناپسند کیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ ایک احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے عاجزی اور انکساری کو طرۂ امتیاز بنائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ معاشرہ کی ایک برائی وعدہ خلافی ہے حالانکہ عہدوں کی پابندی کرنا تقویٰ کی بنیادی باتوں میں شامل ہے۔ احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے ہر قسم کے عہدوں کی پابندی کیا کریں خواہ کاروباری عہد اور وعدے ہوں یا نکاح کا عہد ہو یا دینی عہد ہوں یا عہد بیعت ہو۔ جو لوگ معاہدوں کی پابندی نہیں کرتے وہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ جھوٹ بول کر کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوتی فوز عظیم سچائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ تمام برائیوں کی جڑ جھوٹ ہے۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ اللہ سچائی کا حامی اور مددگار ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ چند بنیادی باتیں ہیں، جو معاشرے میں فساد کا باعث بنتی ہیں۔ مومن کو ان سے بچنا چاہئے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں، اور جلسے کے ان دنوں میں اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔

ذیلی تنظیمیں اور ٹارگٹ

☼ تحریک جدید کا سال رواں قریب الاختتام ہے۔ اس کو کامیاب و بامراد بنانے کیلئے ذیلی تنظیموں کو ٹارگٹ حاصل کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے ذیلی تنظیموں کو اس اہم کام کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا:۔

''دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مادہ پیدا کیا جائے۔'' (مطالبات ص 177)

اس ارشاد کی روشنی میں ذیلی تنظیمیں ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

خصوصی درخواست دعا

☼ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

طاہر فاؤنڈیشن

1۔ دفتر طاہر فاؤنڈیشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے متعلقہ ریکارڈ کو محفوظ کر رہا ہے اور مختلف ذرائع سے احباب کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ (اس کے لئے ہماری ویب سائٹ www.tahirfoundation.org دیکھئے)

2۔ اگر کوئی ادارہ یا ذاتی طور پر کوئی دوست، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے متعلق کوئی تحریری، آڈیو، ویڈیو، CD یا کمپیوٹر پر کسی قسم کا کام کر رہے ہیں تو براہ کرم دفتر طاہر فاؤنڈیشن کو مطلع فرمائیں نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصاویر بھی درج ذیل ایڈریس پر بغرض ریکارڈ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

Ph&Fax: 04524-213238
e.mail:secretary@tahirfoundation.org
info@tahirfoundation.org

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن)

شمائل احمد

اس کا پیالہ بھر دیا گیا

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی تحریر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک سائل آیا اس نے قادیان میں ایک پھیری لگا دی وہ صبح کو اٹھتا اور حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کی نظم

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیاں والے
ہمیں بخشی اماں تو نے ہے اے دارالاماں والے

پڑھا کرتا اور کبھی کبھی 'ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے، حضرت مسیح موعود کی نظم پڑھتا تمام قادیان میں چکر لگاتا۔

ایک دفعہ اس سائل نے قادیان میں ایک چکر لگایا رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس عرصہ میں متعدد مرتبہ اس کو بہت کچھ دیا۔ لیکن وہ کہتا تھا کہ میرا پیالہ بھر دو چنانچہ عید کے دن وہ بہت بڑا پیالہ لے کر آ گیا اور .... میں دروازہ کے قریب چادر بچھا کر بیٹھ گیا۔ اور جب حضرت صاحب تشریف لائے تو سوال کیا کہ میرا پیالہ بھر دو حضرت اقدس نے اس میں ایک روپیہ ڈالا اس روپیہ کا ڈالنا تھا کہ روپوں کا مینہ برس گیا۔ اور مختلف قسم کے سکوں سے اس کا پیالہ بھر دیا گیا۔ جب حضرت صاحب نے اس کا سوال سنا تو متبسم ہوئے۔ اور اس حالت میں وہ روپیہ ڈالا۔

آپ کی عادت (۔) عام طور پر مخفی دینے کی تھی مگر یہ عطا اعلانیہ تھی۔ غرض سائل شاداں و فرحاں گھر کو چلا گیا اور پھر اس نے یہ طریق سالانہ اختیار کرنا چاہا چونکہ گداگری کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا گو اس کو آپ نے کچھ نہیں کہا مگر دوسرے لوگوں نے اس کو سمجھایا مگر گداگر لوگ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر بھی وہ کبھی کبھی آ جاتا اور کچھ لے ہی جاتا۔

اکثر اس قسم کے سائل بھی آ جاتے جو عام طور پر سوال نہ کرتے مگر رقعہ لکھ کر دے دیتے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے لیکن جب حضرت اقدس اندر سے سائل کے لئے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو میں آتا ہوں اور بعض لوگ اس خیال سے ٹھہر جاتے کہ حضرت صاحب آئیں گے تو معلوم ہوتا کہ آپ سائل کے لئے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آ رہے ہیں۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص303)

مشعل راہ

عالمی امن کے قیام کا رہنما اصول

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن کریم نے لیگ آف نیشنز کے بعض اصول بیان کئے اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ جب تک ان اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد نہیں رکھی جائے گی۔ اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ میں نے 1924ء میں اپنی کتاب احمدیت یعنی .... میں ان اصول کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان کیا تھا۔ اسی طرح جب میں ولایت گیا تو وہاں مختلف لیکچروں میں نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ میں نے ان اصول کا ذکر کیا۔ اس کے بعد 1935ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے اپنے ایک لیکچر میں جو سیاسیات عالم کے متعلق تھا اس امر کو پھر بڑی تفصیل سے بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ جب کسی قرآنی اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد نہیں رکھی جائے گی اس وقت دنیا بین الاقوامی جھگڑوں سے کبھی امن حاصل نہیں کر سکتی۔ یہ تمام اصول میری کتاب میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ کہ وہ کیسے پختہ اور شاندار اور کیسے زبردست اصول ہیں۔ آج لیگ آف نیشنز اگر اپنے مقصد میں ناکام ہوئی ہے تو اسی وجہ سے کہ ان اصول کو اس نے اپنے نظام میں شامل نہیں کیا تھا۔ انہی اصولوں میں سے ایک اصل میں نے یہ بیان کیا تھا کہ یہ خیال کر لینا کہ اس نظام کے قیام کے لئے کسی فوجی طاقت کی ضرورت نہیں نادانی اور حماقت ہے یہ نظام قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ فوج کی بہت بڑی طاقت نہ ہو۔ تاکہ جب بھی کوئی قوم لیگ آف نیشنز کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرے اس کے خلاف طاقت کا استعمال کر کے اسے اپنے ناجائز طریق عمل سے روک دیا جائے۔ غرض میں نے وضاحت کے ساتھ اس امر کا ذکر کر دیا تھا کہ لیگ آف نیشنز اس وقت تک صحیح معنوں میں قائم نہیں ہو سکتی اور نہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے جب تک اس کے ساتھ فوجی طاقت نہ ہو۔ میں نے یہ اصل اپنی کتاب میں بیان کیا۔ اپنے لیکچروں میں بیان کیا اور بار بار اس بات پر زور دیا مگر یورپین لوگوں کی طرف سے ہمیشہ یہی کہا گیا کہ یہ بالکل غلط ہے ہم تو دنیا کو لڑائی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اور آپ پھر ایسی تجویز پیش کر رہے ہیں۔ جس میں فوج اور طاقت کا استعمال ضروری قرار دیا گیا۔ انگلستان میں جب میرے لیکچر ہوتے تو ان کے بعد عام طور پر لوگ یہی کہا کرتے کہ یہ تو وہی پرانی جنگی سپرٹ ہے جو دنیا میں پہلے سے قائم ہے ہمارے نزدیک یہ تجویز درست نہیں۔ ہم نے لیگ کے اصول ایسے رکھے ہیں۔ جن میں فوجی طاقت کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آ سکتی۔ اس کے اصول میں یہی روح کام کر رہی ہے۔ کہ فوجی طاقت سے نہیں بلکہ دوسروں کو سمجھا کر صلح اور پیار کی طرف مائل کیا جائے۔ اور اسے بدعنوانیوں سے روکا جائے۔ انسانی فطرت ایسی ہے کہ جب کسی غلط بات پر قائم ہو جائے تو خواہ اسے ہزار دفعہ کہا جائے وہ اپنی بات کو غلط تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ یورپین مدبرین نے اس وقت میری بات کو قابل اعتنا نہیں سمجھا۔ مگر آج تمام مدبرین یک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ لیگ آف نیشنز کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس فوجی طاقت نہیں ہے اگر اس کے پاس فوجی طاقت ہوتی تو اس کا یہ انجام نہ ہوتا۔ حالانکہ یہ وہ اصول ہے جو قرآن کریم نے آج سے پونے چودہ سو سال پہلے سے بیان کیا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں موجود ہے اور میں نے بڑی وضاحت سے آج سے کئی سال پہلے اس کا اپنی کتابوں اور اپنے لیکچروں میں ذکر کر دیا تھا۔

(مشعل راہ۔ جلد اول ص 374)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہزاروں افراد نے مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرکے خارق عادت تبدیلی پیدا کی

حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کی دلگداز نمازوں کا احوال

کئی احباب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بیعت کے بعد کوئی نماز نہیں چھوڑی

عبدالسمیع خان

(قسط اول)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پنجاب اور ہندوستان سے ہزار ہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزار ہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزار ہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 249)

حضرت مولانا نورالدین

خلیفۃ المسیح الاول

آپ اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جن دنوں میں مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی صاحب سے تعلیم پاتا تھا ایک دن ظہر کی نماز جماعت سے مجھ کو نہ ملی۔ جماعت ہو چکی تھی اور میں کسی سبب سے رہ گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابل بخشش ہی نہیں۔ خوف کے مارے میرا رنگ زرد ہو گیا۔ مسجد کے اندر گھسنے سے بھی ڈر معلوم ہوتا تھا۔ وہاں ایک باب الرحمت ہے اس پر لکھا ہوا ہے۔ یعبادی الذین اسرفوا (-) اس کو پڑھ کر پھر بھی بہت ڈرتا ہوا اور حیرت زدہ سا ہو کر مسجد کے اندر گھسا اور بہت ہی گھبرایا۔ جب میں منبر اور حجرہ شریف کے درمیان پہنچا اور نماز ادا کرنے لگا تو رکوع میں مجھے جس خیال نے بہت زور دیا وہ یہ تھا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة۔ اور جنت تو وہ مقام ہے جہاں جو التجا کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ پس میں نے دعا کی الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دیا جائے۔" (مرقاۃ الیقین ص 82)

ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں درس دیتے ہوئے اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو شدید ضعف ہو گیا بیٹھ گئے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ چلنے کی قوت نہ رہی چارپائی پر اٹھا کر لائے۔ مگر راستے میں جب بیت مبارک کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ مجھے گھر نہ لے جاؤ بیت میں لے جاؤ۔ بمشکل تمام بیت کی چھت پر پہنچ کر نماز پڑھی اور باوجود تکلیف کے نماز مغرب کے بعد ایک رکوع کا درس دیا۔ پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر تک لائے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 559)

چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو رپورٹ دی کہ آپ کے فرزند عزیز عبدالحئی (ان دنوں بورڈنگ میں داخل تھے) باقاعدہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ اس پر آپ نے اپنی جیب سے ان کو ایک روپیہ عطا کر کے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 546)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آخری عمل بھی نماز تھا۔ 13 مارچ 1914ء کو آپ بعد دوپہر 2 بجکر 20 منٹ کے قریب عین حالت نماز میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 511)

حضرت مصلح موعود

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) فرماتی ہیں:۔

"حضرت مصلح موعود باجماعت نماز تو مختصر پڑھاتے تھے لیکن علیحدگی میں جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو آپ کو عبادت الٰہی میں اتنا انہماک ہوتا تھا کہ پاس بیٹھنے والا محسوس کرتا تھا کہ یہ شخص اس دنیا میں نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس طرح روتے کہ پاس بیٹھنے والا آواز سنے بہت کم دیکھا ہے لیکن آنکھوں سے رواں آنسو ہمیشہ نماز پڑھتے میں دیکھے۔ چہرہ کے جذبات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا اپنی جان اور اپنا دل ہتھیلی پر رکھے اللہ تعالیٰ کی نذر کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کا بڑے سے بڑا حادثہ اور بڑے سے بڑا واقعہ بھی آپ کی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف سے ہٹا نہیں سکے گا۔

نماز باجماعت کا اتنا خیال تھا کہ جب بیمار ہوتے اور بیت الذکر نہ جا سکتے تو گھر ہی میں اپنے ساتھ عموماً مجھے کھڑا کر لیا کرتے اور جماعت سے نماز پڑھا دیتے تا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہو جائے۔ سوائے گزشتہ چند سال کی بیماری کے کہ بالکل صاحب فراش ہو گئے تھے۔ اور لیٹے لیٹے یا کرسی پر نماز پڑھتے تھے۔"

(مصباح جنوری 1967ء)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے آخری دن کے تذکرہ میں لکھا ہے:۔

"چھ بجے شام کے بعد نبض بہت زیادہ کمزور ہو گئی اور خطرہ بہت بڑھ گیا۔ حافظ محمد رمضان صاحب بلند آواز سے قرآن کریم کی دعائیں پڑھنے لگے۔ نیز سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی دوسرے صحن میں جا کر قرآن کریم پڑھتے رہے۔ پھر حضور اس کمرہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضرت میر صاحب تھے اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت دیر تک رقت بھری آواز میں قرآن کریم کی دعائیں کرتے رہے۔ یہ نظارہ نہایت ہی رقت انگیز تھا۔ کمرہ کے اندر اور باہر لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس وقت حضور نے فرمایا اگر یہ رونا دعا کا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ گناہ ہے۔ حضور پھر باہر تشریف لے آئے۔ چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا حضور نے فرمایا نماز کی تیاری کی جائے۔ ابھی نماز شروع نہ ہوئی تھی کہ حضرت میر صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضور کو اطلاع دی گئی تو حضور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آ کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔"

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ، ص 594)

حضرت اماں جان

حضرت اماں جان کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بہت خشوع و خضوع سے، بہت سنوار کر نمازیں ادا کرنے والی، بہت دعائیں کرنے والی کبھی میں نے آپ کو کسی حالت میں بھی جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ تہجد اور اشراق بھی جب تک طاقت رہی ہمیشہ باقاعدہ ادا فرماتی رہیں۔ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ اکثر بلند آواز سے دعا بے اختیار اس طرح آپ کی زبان سے نکلتی گویا کسی کا دم گھٹ کر یکدم رکا ہوا سانس نکلے۔ بہت ہی بیقراری اور تڑپ سے دعا فرماتی تھیں۔ کبھی کبھی موزوں نیم شعر الفاظ میں اور کبھی مصرع یا شعر کی صورت میں بھی دعا فرماتی تھیں۔ اسی درد اور تڑپ سے ایک بار لاہور میں غیر آباد مسجد کو دیکھ کر ایک آہ کے ساتھ فرمایا ع

الٰہی مسجدیں آباد ہوں گر جائیں، گر جائیں

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص 113)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت اماں جان اول وقت اور پوری توجہ اور انہماک سے پنجوقتہ نماز ادا کرنے والی اور صحت اور قوت کے زمانہ میں تہجد کا التزام رکھتی تھیں۔"

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 358)

"ایک مرتبہ حضرت اماں جان سیر کو تشریف لے گئیں بہت سی مستورات ساتھ تھیں ایک گاؤں آ گیا (قادرآباد جس کو نیا پنڈ کہتے ہیں) جب اس گاؤں کی مستورات کو معلوم ہوا تو باہر استقبال کو نکل آئیں اور گھر جانے کے لئے عرض کیا۔ آپ نے ان کی دلداری کے لئے قبول فرمایا مگر فرمایا کہ "پہلے بیت الذکر میں جا کر نماز پڑھوں گی پھر تمہارے گھر چلوں گی۔" بیت کے آگے سے پانی کی نالی جا رہی تھی وہاں وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر ان کے گھر تشریف لے گئیں۔"

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 425)

مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ فرماتی ہیں:۔

"میں نے آپ کو اصلی طریق سے بہت عبادت گزار، پابند نماز تہجد اور نوافل کو دلی توجہ سے ادا کرتے دیکھا اور صحیح دینی رنگ میں نہایت درد و سوز و گداز سے نماز ادا فرماتے دیکھا۔ نمازوں میں دعائیں مانگتے سنا۔"

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 393)

مکرمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:۔

"حضرت اماں جان عبادت کے بروقت ادا کرنے کی سختی سے پابندی فرماتی تھیں۔ میں نے متعدد مرتبہ دیکھا کہ مغرب کی نماز کے بعد دیر تک عبادت میں مشغول رہتی ہیں یا تو کوئی نوافل آپ اس وقت پڑھتی ہیں یا بوجہ خرابی صحت جو عام طور پر آپ کی صحت درست نہیں رہتی عشاء کی نماز ملا لیتی ہیں۔"

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 343)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:۔

"دعاؤں کی آپ بہت ہی عادی ہیں فرماتی ہیں کہ اب اس زور کی دعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہو سکتی جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔ نماز آپ بے حد خشوع و خضوع سے ادا فرماتی ہیں اس کمزوری کے عالم میں آپ کے سجدوں کی طوالت دیکھ کر بعض وقت اپنی حالت پر سخت افسوس اور شرم معلوم ہوتی ہے۔"

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 460)

''حضرت اماں جان نے اپنے بیٹے بشیر اول کی وفات کے وقت صبر اور قیام نماز کا جو نمونہ دکھایا وہ بے مثال ہے۔ آپ نے جب دیکھا کہ بچے کے اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں پھر اپنی نماز کیوں قضاء کروں۔ چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نہایت اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر کے دریافت فرمایا کہ بچے کا کیا حال ہے تو اس کے جواب میں بتلایا گیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ اناللہ پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص248)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق صاحبزادی فوزیہ شمیم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:۔

''میں نے آپ کو بچپن سے قریب سے دیکھا آپ گھنٹوں عبادت میں گزارتیں۔ دوپہر کو کھانے سے پہلے ظہر کی نماز علیحدہ کمرے میں ادا کرتیں اور بہت لمبا وقت دعاؤں میں لگاتیں۔ مغرب کی نماز کا تو رنگ ہی اور تھا۔ مغرب کے بعد نوافل عشاء تک جاری رہتے اور اس قاعدے میں مَیں نے کبھی فرق نہیں دیکھا اتنی عبادت بعض اوقات آپ کو ضعف کی شکایت ہو جاتی۔''

مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ (بی بی شکری) لکھتی ہیں:۔

''بچپن سے جو بات میں نے دیکھی وہ بڑی امی کا بڑے اہتمام سے نماز پڑھنا تھا۔ اکیلے کمرے میں نیم تاریکی میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور نماز کے وقت شور سے گھبراتی تھیں اس لئے خاموشی کا خاص خیال رکھا جاتا۔ قادیان کا مجھے یاد ہے کہ بڑی امی کے پاس جو لڑکیاں ہوتی تھیں۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی کمرے سے باہر بیٹھ کر اس بات کا خیال رکھتی کہ اس کمرے کے قریب کوئی شور نہ کرے اور نماز کے دوران اندر نہ جائے۔ کوئی بھی ہنگامہ ہو، شادی کی محفل ہو، بڑی امی اسی طرح وقت پر اہتمام سے نماز ادا کرتیں۔ صبح کے وقت کبھی میں جاتی تو تیار ہو کر بیٹھی قرآن شریف پڑھ رہی ہوتیں۔''

(سیرت وسوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص99)

نماز آپ کی روح کی غذا تھی۔ آپ کی بہو بیٹیاں بھانجی بھتیجیاں اور خاندان کی سب ہی خواتین بتاتی ہیں کہ کس طرح ڈوب کر نماز پڑھتی تھیں۔ لمبی نمازوں کے بعد اکثر نہایت درجہ ضعف ہو جاتا۔ بالکل اسی طرح جیسے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں'' میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 303)

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ آپ کی نمازوں کے متعلق فرماتی ہیں:۔

''بہت سوز و گداز سے لمبی نماز پڑھتی تھیں یہاں تک کہ جب کمزوری صحت کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہیں تو لیٹے لیٹے گھنٹوں عبادت الٰہی میں مصروف رہتیں۔ ساری جماعت کے لئے درد دل میں تھا۔ احمدیت کی ترقی، جماعت کی بہبود اور مربیان اور کارکنان اور ان کے اہل وعیال اپنے عزیز اور ان سب کے لئے جو انہیں دعاؤں کے لئے لکھتے تھے ان کے لئے کثرت سے دعائیں کرتی تھیں حتیٰ کہ [illegible] لئے کہنے والا جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا [illegible] بھول جاتا اور وہ اسی طرح اس کے لئے [illegible] کرتی رہتی تھیں نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کرتیں جو ان کو خط لکھتا۔ جب تک صحت رہی اور خود لکھنے کی طاقت، اپنے قلم سے خود بہت محبت سے جواب دیتیں۔''

(تاریخ لجنہ جلد چہارم ص445)

مکرمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ جو آپ کی بھتیجی ہیں آپ کی مغرب کی نماز کے بارے میں تحریر کرتی ہیں:۔

عشاء کی نداء ہوئے بھی کافی دیر ہو جاتی تھی مگر آپ کی نماز ختم نہیں ہوتی تھی اور جب باہر آتی تھیں تو اتنی کمزوری ہو جاتی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوتی تھیں اور نڈھال ہو کر بستر پر گر جاتی تھیں پانی وغیرہ پی کر کچھ بولنے کی ہمت ہوتی تھی۔ اکثر بتایا کرتی تھیں کہ میں نے سجدے مخصوص کئے ہوئے ہیں اور اس میں ایک سجدہ اس حصہ جماعت کے لئے بھی مخصوص تھا جس نے کبھی آپ کو دعا کے لئے لکھا بھی نہ تھا مگر آپ کی محبت اور ہمدردی ان کو بھی نہیں بھولتی تھی۔ جو خط لکھتے تھے ان کے لئے تو نہ جانے کتنی دعائیں کرتی ہوں گی۔

(سیرت وسوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ص98,97)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

''حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ لمبے عرصہ تک گھر کی لڑکیوں اور دوسری مستورات کو ساتھ لے کر اور خود ان کی امام بن کر باجماعت نماز پڑھایا کرتی تھیں اور جہری قراءت والی نمازوں میں بلند اور پرسوز آواز سے قرآن شریف پڑھتی تھیں۔''

(تبعین احمد جلد 3 ص306 طبع اول، دسمبر 63ء)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

سید سجاد احمد صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''میں نمازوں میں اکثر حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ کھڑا ہونے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب قیام میں سورۂ فاتحہ کے الفاظ اھدنا الصراط المستقیم بار بار دہرایا کرتے تھے اور اس الحاح وزاری کے ساتھ تواتر سے دہراتے تھے کہ میں حیران ہو جاتا کہ ایک ہی آیت کو دہراتے چلے جا رہے ہیں۔ اور قطعاً تھکن محسوس نہیں فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد بیت مبارک کی پرانی سیڑھیوں کے دروازے پر اکثر آدھ آدھ گھنٹہ تک میں نے مولوی صاحب کو ورد کرتے دیکھا۔ دروازے کے اوپر کی چوکھٹ کا سہارا لے کر مولوی صاحب کھڑے ہیں نہ آنکھیں نیم وا ہیں، ہونٹ ہل رہے ہیں اور یاد خدا میں محو ہیں۔''

(سیرت شیر علی، ص228)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں موسم گرما میں بیت مبارک میں عشاء کی نماز ہونے لگی تو تکبیر سنتے ہی نیچے مرزا امام الدین، مرزا نظام الدین صاحبان کے احاطہ میں سے جہاں پر کئی ڈھول وغیرہ بجانے والے آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے ڈھول اور نفیری وغیرہ اس طرح بجانے شروع کئے کہ گویا وہ اپنی آوازوں سے نماز کی آواز کو پست کرنا چاہتے ہیں۔ اور غالباً یہ ان عمالیق کے اشارہ سے تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بڑے جہیر الصوت تھے۔ (اتنے کہ صبح کی نداء ان کی نہر کے پل پر سنی جاتی تھی) انہوں نے بھی قراءت بلند کی۔ ڈھول والوں نے اپنا شور اور زیادہ بلند کیا۔ مولوی صاحب قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ رہے تھے اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی۔ (یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ ہاں اے گندے انسان تجھ پر پھر ہلاکت ہو) اس آیت کو بار بار دہراتے تھے۔ اور ہر دفعہ ان کی آواز اونچی ہوتی چلی جاتی تھی۔ گویا شیطان سے مقابلہ تھا۔ دیر تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ حضرت مسیح موعود بھی اس نماز میں شامل تھے۔ غرض مولوی صاحب نے اس وقت اتنی بلند آہنگی سے نماز اور قراءت پڑھی کہ سب نے سن لی اور شور اگرچہ سخت تھا مگر یہ شور ان کی پرشوکت آواز کے آگے مغلوب ہو گیا۔ آیت بھی نہایت باموقعہ تھی۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص54)

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''بسا اوقات میں بیماری کی وجہ سے باہر نماز کے لئے نہیں آ سکتا تھا اور اندر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا لیکن بیت الذکر سے مولوی صاحب کی قراءت کی آواز کانوں میں آتی تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا کہ میں جو عمر میں ان سے بہت چھوٹا ہوں میں تو گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں اور یہ اتنی سال کا بڈھا بیت الذکر میں نماز پڑھا رہا ہے۔ میرے زمانۂ خلافت میں میری جگہ اکثر مولوی صاحب ہی نماز پڑھاتے تھے۔ صرف آخری سال سے میں نے ان کو نماز پڑھانے سے روک دیا تھا کیونکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ بعض دفعہ بیہوش ہو جاتے تھے اور مقتدیوں کی نماز خراب ہو جاتی تھی اس لئے میں نے ان کو جبراً ہٹا دیا ورنہ وہ کام سے ہٹنا نہیں چاہتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص693)

حضرت میاں محمد دین صاحب

''حضرت میاں محمد دین صاحب جو تین سو تیرہ رفقاء میں سے تیسرے نمبر پر ہیں بچپن میں پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کا اہتمام کرتے تھے مگر پھر اپنے ماحول کے زیر اثر تارک صلوٰۃ ہو گئے اور دہریت کا شکار ہوتے گئے۔

تقدیر الٰہی کے تابع آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتاب براہین احمدیہ پڑھنے کی توفیق ملی اور ہستی باری تعالیٰ کے دلائل پڑھ کر دہریت کے سارے زنگ اتر گئے۔ فرماتے ہیں میری آنکھ ایسی کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔

اسی وقت کپڑے دھوئے اور گیلے کپڑے پہن کر ہی نماز پڑھنی شروع کی۔ محویت کے عالم میں ایک طویل نماز پڑھی۔

فرماتے ہیں یہ نماز براہین نے پڑھائی اور بعد ازاں آج تک کوئی نماز میں نے نہیں چھوڑی۔ تھوڑے عرصہ بعد بیعت کا خط لکھ کر امام الزمان سے مکمل طور پر وابستہ ہو گئے۔''

(رجسٹر روایات رفقاء حضرت اقدس جلد 7 ص47,46)

بابو محکم الدین صاحب وکیل

بابو محکم الدین صاحب وکیل فرماتے ہیں:۔

(اخبار کے اصل پرچہ میں ایک غلطی تھی۔ نیٹ ایڈیشن میں درستی کر دی گئی ہے۔)

''جب جوان ہوئے رسمی علم پڑھا تو دل میں بسبب مذہبی علم سے ناواقفیت اور علمائے وقت و پیران زمانہ کے باعمل نہ ہونے کے شبہات پیدا ہوئے اور تسلی بخش جواب کہیں سے نہ ملنے کے باعث سے چند بار مذہب تبدیل کیا۔ سنی سے شیعہ بنے...... آریہ ہوئے، چند روز وہاں کا بھی مزہ چکھا مگر لطف نہ آیا۔ برہمو سماج میں شامل ہوئے ان کا طریق اختیار کیا لیکن وہاں بھی مزہ نہ پایا۔ نیچری بنے لیکن اندرونی صفائی یا خدا کی محبت، کچھ نورانیت کہیں بھی نظر نہ آئی۔ آخر مرزا صاحب سے ملے اور بہت بیباکانہ پیش آئے مگر مرزا صاحب نے لطف سے مہربانی سے کلام کیا اور ایسا اچھا نمونہ دکھایا کہ آخر کار (دین) پر پورے پورے جم گئے اور نمازی بھی ہو گئے۔ اللہ اور رسولؐ کے تابعدار بن گئے اور اب مرزا صاحب کے بڑے معتقد ہیں۔''

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ، ص137)

حضرت پیر افتخار احمد صاحب

''حضرت پیر افتخار احمد صاحب بڑھاپے اور ضعف کی حالت میں بھی بیت الذکر میں تشریف لاتے۔ آخری عمر میں زیادہ دیر تک بیٹھ نہ سکتے تھے۔ جماعت شروع ہونے سے قبل بیت الذکر میں لیٹ جاتے اور باجماعت نماز کا انتظار فرماتے۔''

(الفضل 2 فروری 1951ء)

(جاری ہے)

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

صبر و استقامت کے عدیم المثال نظارے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اترتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

''ہم دنیا میں تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس جنت سے جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا۔''

(حم سجدہ: 31-32)

استقامت کی وضاحت اور اس کا معیار حضرت مسیح موعود ان آیات کی روشنی میں یوں بیان فرماتے ہیں ''وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم ڈرو مت اور مت غمگین ہو بلکہ خوش ہو ہم اس دنیوی زندگی اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ سچ ہے ''استقامت فوق الکرامت''۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان، عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور وفاداری کی صفت میں خلل پیدا نہ کریں، صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔''

جادۂ حق کے ایک راہی کا اسوہ ہمارے لئے استقامت کی عملی تصویر پیش کر رہا ہے۔ فاضل اجل اور عالم بے بدل حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) جب صدق و سداد سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (مسیح موعود) کے قدموں میں بیٹھ گئے اور روحانی خزائن سے جھولی بھرنے لگے اور صراط مستقیم پر رواں قافلہ سالار کی معیت یہ کہتے ہوئے اختیار کی کہ ''یک در گیر و محکم گیر'' اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں ''صبر بڑے بڑے پھل رکھتا ہے۔ میں یہاں دین سیکھنے آیا تھا۔ ایک دفعہ مرزا صاحب کے منہ سے یہ نکلا تھا کہ تم اب ''وطن کا خیال تک نہ لاؤ'' اس کے بعد میں نے وطن کی کبھی خواہش نہیں کی یہاں میں نے مالی اور جانی نقصانات اٹھائے مگر صبر کیا۔ پھر میں دیکھتا ہوں اس کا اجر مجھے مل گیا میں مظفر و منصور ہو گیا۔ اللہ وعدہ کرتا ہے کہ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں ایک معمولی انسان کا ساتھ کتنی تقویت کا موجب ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ اس کا خدا ہو جائے اس کے کیا کہنے۔''

آیئے تاریخ انبیاء میں صبر و استقامت کے چند حسین مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صبر و استقامت کا لازوال نمونہ دنیا میں چھوڑا ہے۔ جب قوم کو خیال ہو گیا کہ ابراہیم نے ہی بت توڑے ہیں تو شور مچانے لگے کہ ابراہیم مجرم ہے اسے آگ میں ڈالا جائے تاکہ ہم اپنے خداؤں کی رسوائی کا بدلہ لے سکیں۔ چنانچہ حاکم وقت نمرود جو مشرک اور بت پرست تھا نے حکم جاری کر دیا کہ ابراہیم کو آگ میں زندہ جلایا جائے چنانچہ لکڑیوں کا ایک پہاڑ اکٹھا کر کے ان کو آگ لگا دی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک دیا گیا چونکہ ان کو خدا تعالیٰ کی خاطر آگ میں ڈالا گیا تھا۔ اللہ نے آگ کو حکم دیا ''اے آگ میرے بندے ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا''۔ چنانچہ معجزانہ طور پر آپ سلامت رہے۔ آگ نے آپ کو ذرا بھر نقصان نہ پہنچایا مگر قوم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی اور آپ کی بات نہ مانی۔ انبیاء کے مقابل آنے والی طاقتیں چاہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے فرعون کی شکل میں ہوں یا ابراہیمی دور کے نمرود ہمیشہ ناکام و نامراد ہی رہی ہیں۔ تمام تر قوتوں اور وسائل کے باوجود انبیاء کے خلاف کھڑے ہونے والے وجود ہمیشہ پاش پاش کر دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا سچ فرمایا ہے ۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

خدا کے برگزیدہ لوگ آسمانی سلطنت کے مقرب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں کہ کوئی اس کے بندوں کی گستاخی کرے۔ پھر یوں ہی دندناتا پھرے۔ اس کی پکڑ اور گرفت میں نہ آئے۔ اس کے برگزیدوں کے ذریعہ آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام

آپ کے سوتیلے بھائی اس فکر میں گھلے جا رہے تھے کہ نہ جانے یوسف میں کون سی ایسی خوبی ہے کہ اباجان اس سے زیادہ پیار اور محبت کرتے ہیں۔ اسے ہماری نسبت زیادہ چاہتے ہیں۔ اس محبت کی وجہ سے حسد میں مبتلا تھے اور طرح طرح کی ترکیبیں سوچتے کہ کس طرح (حضرت) یوسف سے بڑھ کر باپ کے پیارے بن جائیں۔ ان کی یہ سوچ و بچار آئے دن گہری سے گہری ہوتی گئی۔ حسد دن بدن بڑھتا گیا اور لگے حضرت یوسف علیہ السلام کو راستے سے ہٹانے کے منصوبے تیار کرنے چنانچہ ایک بھائی نے یہ مشورہ دیا کہ اگر یوسف کو قتل کر دیا جائے تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ''نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری''

ایک دوسرے بھائی نے یہ کہا کہ میرا خیال ہے اسے قتل نہ کریں۔ اسے کسی ویرانے کنویں میں پھینک دیں۔ کوئی آتا جاتا قافلہ اسے نکال کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔ قتل بھی نہ ہو گا اور ہمارا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے باپ کی اجازت سے کھیل کود کے بہانے جنگل میں گھومتے پھرتے، کھیلتے کودتے ایک غیر آباد پرانے کنویں کے پاس پہنچے اور حضرت یوسف کو اس میں پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے یوسف علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ تسلی دی۔ اللہ کی قدرت نمائی اس صابر و شاکر بندے کے لئے جلد ظہور میں آئی اور ایک تجارتی قافلہ ادھر آ اترا اور کنویں سے اس معصوم، حسین و جمیل اور صاحب عظمت بچے کی حفاظت اور سلامتی سے باہر آنے کا موجب بنا۔

آپ قافلہ والوں کے غلام کی حیثیت سے مصر کے بازار میں پہنچ کر نہایت قلیل سی رقم کے عوض فروخت کر دیئے گئے۔ مگر ابھی مزید امتحان مقصود تھا جسے فارسی کے ایک صاحب دیوان شاعر غنی کاشمیری نے یوں بیان کیا ہے ۔

غنی روز سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش، روشن کند چشم زلیخا را

خلاصۃً یوں کہا جا سکتا ہے کہ پیر کنعان کی آنکھوں کا نور عزیز مصر کی بیوی زلیخا کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔ اور محل سرا میں اپنی جوانی کی منزل کو پہنچ کر مشیت ایزدی کے تحت قید خانہ میں ایک قیدی کی حیثیت سے سزا کاٹتا رہا مگر مایوسی میں ڈوب کر ختم ہونے کی بجائے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا انتظار کرتا رہا عبادات اور ذکر الٰہی سے ''در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری'' ثابت کر دکھایا۔ یہاں صبر و استقامت کے نتیجہ میں آپ کی فطری صلاحیتیں صیقل ہو کر قید خانہ سے نکلی ہیں اور اللہ نے مصر کے خزانوں کا قابل اعتماد وزیر با تدبیر بنا دیا۔

غلامان مصطفیٰ ؐ کی استقامت

اب آغاز اسلام سے وابستہ صبر و استقامت کے واقعات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جب سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اے اہل کتاب میں تمہیں ایک ایسے کلمے کی طرف بلاتا ہوں جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے۔ ''جس خدا کو تم واحد مانتے ہو میں بھی تمہیں اسی خدا کی طرف بلاتا ہوں''۔ یہ قدر مشترک ہمیں ایک تعاون کی طرف بلاتی ہے۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ تعاون کی اس اپیل کے جواب میں کفار مکہ نے تعاون کی عجیب راہ اختیار کی کہ قدر اشتراک میں تعاون نہیں بلکہ قدر اختلاف میں تعاون ہونا چاہئے۔

اکثریت نے اپنے اکثریت کے واضح زعم میں فیصلہ کیا کہ محمد مصطفیٰ ؐ اور آپ کے ماننے والوں کے دین کا نام ہم رکھیں گے۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے جب اسلام قبول کیا اور اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو ان کی قوم نے ان سے کہا ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم صابی ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں میں تو مسلمان ہوں۔ مسلمانوں کی تعداد محدود تھی مگر اکثریت کے رعب میں آ کر انکار نہیں کرتے تھے۔ مسلمان کہلانا اور مسلمان سننا ہی پسند کرتے تھے۔

حضرت ثمامہ بن اثالؓ عمرہ کرنے کے لئے جب مکہ آئے تو لوگوں نے ان کو کہا صابی ہو گئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں نہیں میں تو محمدؐ رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے باپ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے انہوں نے کہا اے لوگو! تم میں کون ہے جو میری اس بات کا لوگوں میں اعلان کر دے۔ انہیں بتایا گیا کہ جمیل بن معمر کی یہ خوبی ہے کہ بات سنتے ہی مشتہر کر دیتا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ جمیل کے پاس گئے اور اسے بتایا میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ وہ اسی وقت اٹھا اور اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے چل پڑا مسجد حرام میں پہنچ کر قریش کے اندر یہ اعلان کیا عمر بن الخطاب صابی ہو گیا ہے۔ حضرت عمرؓ پیچھے کھڑے تھے انہوں نے کہا ''یہ جھوٹ بولتا ہے میں تو مسلمان ہو گیا ہوں''۔

چنانچہ تمام قریش مکہ جو وہاں موجود تھے معاً حضرت عمرؓ پر پل پڑے اور جس طرح جو کچھ کسی سے بن پڑا اس نے حضرت عمرؓ کو اس جرم کی سزا دینے کی کوشش کی۔ (سیرۃ ابن ہشام)

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ جب مکہ آیا تو اس خوف سے کہ اگر کسی طاقتور سے پوچھا تو وہ مجھے مارنے لگ جائے گا۔ میں نے اپنی طرف سے ایک کمزور آدمی کو چنا اور اس سے دریافت کیا کہ وہ شخص کہاں ہے؟ جس کو تم صابی کہہ کر پکارتے ہو۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے شور مچانا شروع کر دیا۔ یہ صابی ہے، یہ صابی ہے۔ اہل وادی مجھ پر ٹوٹ پڑے۔ میرے ہوش و حواس کھو گئے۔ جس طرف سر اٹھا بھاگ کھڑا ہوا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے اور کلمۂ شہادت پڑھا تو اس جرم کی سزا میں ان کا ظالم چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیا کرتا تھا اور توبہ کے لئے اصرار کیا کرتا تھا۔ وہ اسی حالت میں چٹائی میں لپٹے لپٹے بیہوش ہو

جایا کرتے تھے مگر کلمہ کا انکار نہ کرتے۔

حضرت خبابؓ لوہار تھے اور ایک غلام تھے، تلواریں بنایا کرتے تھے۔ آپ نے آنحضور ﷺ کی رسالت اور اللہ کی وحدانیت کا اعلان کیا تو اس جرم میں ان کی مالکہ نے اس بھٹی سے جس کو وہ تپایا کرتے تھے لوہے کی گرم گرم سلاخیں نکالیں اور ان کے جسم کو داغا۔ راوی کہتے ہیں وہ پھر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئی۔ حضرت خبابؓ بیہوش تو ہو جایا کرتے مگر توحید باری اور رسالت مصطفیٰ ؐ کا انکار نہ کرتے۔

سیدنا حضرت بلالؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے اور ان مظلومین میں سے تھے جن پر طرح طرح کے مظالم توڑے جاتے اور مجبور کیا جاتا کہ کسی طرح توحید باری تعالیٰ کا انکار کردیں۔ ابوجہل کے بارے میں آتا ہے کہ وہ آپ کو منہ کے بل گرادیتا اور تیز دھوپ میں اوپر چکی رکھ دیتا تاکہ دھوپ اسے گرم کرے اور کہتا کہ محمدؐ کے رب کا انکار کرو مگر بلال نیم بیہوشی کی حالت میں بھی یہی فرمایا کرتے احد، احد وہ ایک ہے۔ ابوجہل کی طرح امیہ بن خلف بھی آپ کو باہر لے جاتا اور دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں جب ریت خوب گرم ہو جاتی تو پیٹھ کے بل لیٹا کر ایک بڑا پتھر آپ کے سینہ پر رکھوا دیتا اور کہتا تو اسی حالت میں رہے گا۔ یہاں تک کہ تو مرجائے یا محمدؐ کا انکار کردے۔ مگر آپ کے منہ سے احد کے سوا کوئی کلمہ نہ نکلتا۔

روح فرسا مظالم میں صداقت کا دامن تھامے رکھنے والا وہ بلال رضی اللہ عنہ مؤذن رسول کے پیارے نام سے ملقب ہے۔ اسی بلال حبشی کے جھنڈے کو فتح مکہ کے دن قریش کے لئے پناہ گاہ قرار دیا گیا۔ اہل مکہ جب پناہ گاہیں تلاش کرنے دوڑے تو سیدنا بلالؓ کے دامن میں سکھ کا سانس لیا۔

حضرت ابوبکرؓ کو بھی مشرکین مکہ نے شدید زخمی کردیا۔ عروہ بن مسعود ثقفیؓ جب حضرت رسول اکرم ﷺ سے اجازت لے کر اپنی قوم کی طرف لوٹے، صبح ہوئی تو اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دی۔ اذان کی آواز سن کر کوئی بدبخت پہنچ گیا اور آپ کو حالت نماز میں تیر چلا کر شہید کردیا۔

ہمیں یقین ہے کہ صبر و استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے والے ہمیشہ کامیاب و بامراد ہوتے ہیں۔ ان کا آسمانی آقا ان سے راضی ہو کر انہیں اجر عظیم سے نوازتا ہے۔

احمدیت کے نمونے

حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں۔ جب میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ دنیا میں شائع ہوا تو خوست حدود علاقہ کابل میں ایک بزرگ تک جن کا نام اخوندزادہ مولوی عبداللطیف ہے کسی اتفاق سے میری کتابیں پہنچیں اور وہ سب دلیلیں ان کی نظر سے گزریں۔ چونکہ بزرگ نہایت پاک باطن اور اہل علم اور اہل فراست اور خداترس اور تقویٰ شعار تھے۔ ان کی پاک کانشنس نے بلاتوقف یقین کرلیا کہ یہ شخص من جانب اللہ ہے اور یہ دعویٰ صحیح ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا دشوار ہو گیا۔

چونکہ وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے۔ امیر کابل کی اجازت سے حج کے ارادہ سے کابل سے نکلے اور قادیان پہنچے تو حضرت مرزا صاحب کے پاس پاک صحبت میں رہ کر بعض آسمانی نشان بھی انہوں نے مشاہدہ کئے۔ ان تمام براہین، انوار اور خوارق کے دیکھنے کی وجہ سے وہ فوق العادت یقین سے بھر گئے اور خداتعالیٰ کی طرف سے کھلے لفظوں آپ کی تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کرلیا۔ یہ کوئی معمولی انسان نہیں تھا بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی اپنی جاگیر تھی۔

امیر کے فوت ہونے پر جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ ریاست کے ارکان کے علاوہ کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد تھے۔ یہ بزرگ کیا علم کے لحاظ سے اور تقویٰ کے لحاظ سے ایک کامل فرد تھا۔ خاندان اور جاہ و مرتبہ میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ چونکہ شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص مسیح موعود ہے۔ اس لئے آپ کی صحبت میں رہنا مقدم معلوم ہوا اور حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "چونکہ وہ مرحوم اپنی صحت نیت سے حج نہ کرسکا اور قادیان میں دن گزر گئے تو قبل اس کے وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں احتیاطاً اور مصلحتاً انگریزی علاقہ میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگزشت کھول دی کہ اس طرح پر حج کرنے میں معذوری پیش آئی ہے۔"

ان کے خوست پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کا حاکم خوست کے نام آچکا تھا غرض انہیں گرفتار کر کے امیر کے روبرو پیش کیا گیا۔ چونکہ مخالفوں نے پہلے ہی سے امیر کے مزاج کو بہت متغیر کر رکھا تھا وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے اور حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر کی رہائش تھی قید کردو اور زنجیر غراغراب لگادو۔ یہ زنجیر ایک من چوبیس سیر وزنی ہوتا ہے، گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے۔ اس میں ہتھکڑی شامل ہے۔ نیز بیڑی وزنی آٹھ سیر لگادو۔

مولوی صاحب مرحوم چار مہینے قید میں رہے۔ اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرلو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے۔ تو تمہیں رہائی دی جائے مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ صاحب علم ہوں اور حق و باطل کے شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا فرمائی ہے۔ میں نے پوری تحقیق سے معلوم کرلیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں۔

یہ قید ایسی سخت تھی جس کو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ لوگوں نے شہید موصوف کی استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا ایسی قید کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ امیر کی طرف سے بار بار یقین دہانی کا سلسلہ جاری رہا اور شہید موصوف کی طرف سے یہی جواب ملتا رہا۔ "اس چندروزہ زندگی کے لئے مجھ سے حق کو چھوڑا نہیں جاسکتا میں جان چھوڑنے کو تیار ہوں مگر حق میرے ساتھ جائے گا۔"

اس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی ان کو فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔

جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان کو سنگسار کر کے مقام شہادت تک پہنچادیا۔

حضرت مسیح موعود صبر و استقامت کے ایسے شہزادوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ اکسیر احمر کا حکم رکھتے ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور فرزند کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔"

جماعت احمدیہ میں صبر و استقامت کی یہ داستان بہت طویل ہے جو کابل سے شروع ہوئی اور دوسرے ممالک میں بھی جاری و ساری رہی اور آج بھی پاکستان کی زمین گواہ ہے کہ اس پر کس قدر ناحق خون بہا ہے۔ لیکن صبر و استقامت کے ان شہزادوں نے بے نظیر نمونے دکھائے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز. ربوہ

مسل نمبر 37087 میں شازیہ نوید زوجہ نوید احمد ظفر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاون کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ نوید زوجہ نوید احمد ظفر گرین ٹاون کراچی گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ظفر وصیت نمبر 28270 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد شفیق ولد محمد رفیق کہکشاں ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی

مسل نمبر 37089 میں نازیہ ارشاد زوجہ ارشاد احمد بھلر قوم ہرل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ آباد ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/13050 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نازیہ ارشاد زوجہ ارشاد احمد بھلر مصطفےٰ آباد ضلع قصور گواہ شد نمبر 1 اطہر حفیظ فراز ولد چوہدری حفیظ احمد نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد بھلر خاوند موصیہ

مسل نمبر 37090 میں حفیظاں مجید بیوہ مجید احمد دریاہ قوم ونیس پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند محترم زرعی اراضی نہری رقبہ 6 کنال واقع چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/150000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم زرعی اراضی بارانی رقبہ 14 کنال واقع چک ونیس ضلع سیالکوٹ مالیتی -/350000 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے پانچ تولے مالیتی -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور

مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حقیقاں مجید بیوہ مجید احمد ورباہ چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد باجوہ وصیت نمبر 28379 گواہ شد نمبر 2 فرید احمد ورباہ ولد مجید احمد ورباہ چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا

مسل نمبر 37091 میں راحیلہ امین زوجہ محمد امین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن المعصوم ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/105000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راحیلہ امین زوجہ محمد امین المعصوم ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مولود احمد خالد وصیت نمبر 32031 گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل ولد محمد صدیق فیصل آباد

مسل نمبر 37092 میں مبشرہ اسلم زوجہ محمد اسلم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بٹالہ کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ حق مہر [illegible] خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبشرہ اسلم زوجہ محمد اسلم بٹالہ کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مولود احمد خالد وصیت نمبر 32031 گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل ولد محمد صدیق فیصل آباد

مسل نمبر 37093 میں عرفان قیصر ولد رانا محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان قیصر ولد رانا محمد اسلم مصطفےٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد شاہد ولد عرفان احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ساقی ولد حکیم محمد یار مربی سلسلہ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 37094 میں سہیل احمد ولد شیخ عبدالقیوم قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سہیل احمد ولد شیخ عبدالقیوم مصطفےٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 جاوید ناصر ساقی ولد حکیم محمد یار مربی سلسلہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد کاہلوں

داخلہ برائے [illegible]

ایف۔ سی۔ ہائیر سیکنڈری سکول میں سال اول ایف۔ اے برائے طلباء و طالبات داخلہ جاری ہے

F [illegible]

رابطہ برائے طالبات۔ ایف سی سکول دارالعلوم شرقی
رابطہ برائے طلباء۔ ایف سی سائنس اکیڈمی کالج روڈ ربوہ
(بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ) فون: 212535

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ 2004

مکرم محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم اور طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ ☆ جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو احمدی طلباء اور طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورے اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے اپریل 2004ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔ واضح ہو کہ 2003ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

☆ جزوی امتحان (By Parts) یا ڈویژن بہتر کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

☆ انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2004ء میں 800 یا اس سے زائد نمبر اور میٹرک کے سالانہ امتحان 2004ء میں جنرل گروپ 700/850 یا اس سے زائد نمبر اور سائنس گروپ 750/850 نمبر یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہونگے۔

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اسی طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع [illegible]ی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ کا آپریشن 29 جولائی کو ہو گیا ہے۔ الحمد للہ کہ وہ اب روبصحت ہیں اور ہسپتال سے گھر واپس آ گئی ہیں۔ ابھی کمزوری بہت ہے اور احتیاط کی ہدایت کی گئی ہے۔ صحت کی مکمل بحالی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ احباب جماعت نے اس موقعہ پر محبت بھری دعاؤں سے مدد فرمائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے آمین سب بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

درخواست دعا

مکرم میاں عبدالشکور یاسر صاحب سابق مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان دارالشکر ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی زوجہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مورخہ 27 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں۔ جس پر بے شمار رشتہ داروں اور بہت سے احباب جماعت نے تعزیت کی۔ چونکہ سب احباب جماعت اور دیگر رشتہ داروں کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ روزنامہ الفضل میں ان سب احباب جماعت اور تمام بھائیوں اور بہنوں کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں اور دل سے دعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ جنت بی بی صاحبہ بابت ترکہ محترم عبدالحمید صاحب)

محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ عبدالحمید صاحب مرحوم 9/5 دارالعلوم جنوبی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم عبدالحمید صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 9/5، 8/5 ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں قطعہ نمبر 9/5 برقبہ 9 مرلے 265 مربع فٹ دارالعلوم شرقی اور قطعہ نمبر 8/5 برقبہ 9 مرلے 265 مربع فٹ دارالعلوم شرقی ربوہ اس کے علاوہ دو کنال 14 مرلے سکنی رقبہ واقع محلہ مصطفیٰ آباد گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹھارہ لاکھ روپے (1800,000) جمع شدہ قومی بچت بینک سنٹر گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ و گھریلو سامان۔ اس تمام ترکہ میں سے مجھے میراشرعی حصہ دلایا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ جنت بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) محترم ظفر رشید صاحب (پسر) متوفی
(3) محترم ناصر احمد صاحب (پسر)
(4) محترم آفتاب احمد صاحب (پسر)
(5) محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (دختر) متوفی
(6) محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ غفوراں بی بی صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ (دختر)
(9) ورثاء ظفر رشید صاحب
(10) ورثاء سلیمہ بیگم صاحبہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر کو اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

پاک افغان سرحد پر بمباری امریکی فوج نے پاک افغان سرحد پر طالبان اور القاعدہ کے خلاف آپریشن کر کے 90 مشتبہ جنگجوؤں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ راکٹوں اور مارٹروں سے مسلح طالبان نے خوست میں فوجی چوکیوں پر حملہ کیا۔ امریکی فوج نے جوابی کارروائی میں بی 52 اور تصنذر طیاروں کے ذریعے بمباری کی۔

ایران کو تنہا کر دینے کی امریکی دھمکی امریکہ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے اپنے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے مکمل تعاون نہ کیا تو اسے تنہا کر دیں گے۔ ایران سے تعاون حاصل کرنے کیلئے سخت قراردادیں اگلے ماہ تک تیار ہو جائیں گی۔

القاعدہ سے تعلق کے شبہ میں 2۔ افراد گرفتار قانون نافذ کرنے والے اداروں نے القاعدہ سے تعلق کے شبہ میں ایک افریقی باشندے کو گرفتار کر لیا۔ نیز وزیر اعلیٰ ہاؤس کی سکیورٹی پر تعینات ایک پولیس کانسٹیبل کو بھی گرفتار کر لیا یہ ملزم دو دن پہلے وزیر اعلیٰ ہاؤس میں سکیورٹی گارڈ تعینات ہوا تھا۔

سیالکوٹ۔ نالہ ڈیک میں طغیانی نالہ ڈیک میں طغیانی اور کئی شہروں میں طوفانی بارش سے متعدد کچے مکان گر گئے۔ فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ چار افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

عراق میں خودکش کار بم دھماکہ بغداد اور باقوبہ میں عراقی حریت پسندوں کے خودکش کار بم حملے اور مختلف جھڑپوں میں بغداد پولیس کے سربراہ 6 عراقی نیشنل گارڈز اور 4 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

یورپی ممالک کو القاعدہ کی دھمکی القاعدہ نے یورپی ممالک کو خونریز جنگ کیلئے تیار رہنے کی دھمکی دی ہے۔ پلاننگ اینڈ فالو اپ آرگنائزیشن تنظیم نے گرجا گھروں پر حملوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ صلیبی جنگ چاہتا ہے تو اس کے نتائج بھی بھگتے۔

دہشت گردوں کا صفایا پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ جنوبی وزیرستان میں دہشت گردوں کا صفایا کر دیا ہے۔ دریں اثناء کمانڈر نیک محمد کے جانشین حاجی عمر نے کہا ہے کہ علاقے سے امریکی فوج کے انخلاء تک جدوجہد جاری رہے گی۔ ہم مجاہدین اور طالبان کے ساتھ مل کر امریکی فوج کے خلاف جہاد کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ نامعلوم مقام سے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے حاجی عمر نے کہا کہ پاک فوج بھی علاقے میں کارروائی کر رہی ہے۔ جوابی کارروائی کے طور پر ہم بھی ملک بھر میں حملے کریں گے۔

اٹک میں مدرسوں اور مساجد پر چھاپے پولیس نے وزیر خزانہ شوکت عزیز پر خودکش حملہ آور کی شناخت ہونے کے بعد اٹک اور اس کے نواحی علاقوں کے مدرسوں اور مساجد پر چھاپے مار کر متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ حکومت نے ملک بھر میں کالعدم مذہبی تنظیموں کے زیر سایہ چلنے والے 274 سے زائد دینی مدارس کو سیل کرنے کے ساتھ ساتھ مدارس کی انتظامیہ کو حراست میں لینے پر غور شروع کر دیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔ اگست 2004ء

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:02
غروب آفتاب	7:05
وقت عشاء	8:36

برائے فروخت

ربوہ سے ملحقہ متصل پٹرول پمپ 21 مرلے کمرشل پلاٹ 6 دکانیں برائے فروخت ہیں۔ رابطہ: 0300-6743341

سی پی ایل نمبر 29

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر

پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے

NASIR ناصر

رجسٹرڈ گولبازار

ناصر دواخانہ ربوہ

PH:04524-212434 Fax:213966

1924ء سے خدمت میں مصروف

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516